رابطہ عالم اسلامی ایوارڈ یافتہ

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر ماجد علی خان

CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

maktabaquddusia.com

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

CamScanner

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر ماجد علی خاں

maktabaquddusia.com

دار النوادر

الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور فون: ۰۳۰۰ ۸۸۹۸۶۳۹

ترتیب

تعارف مصنف	۱۷
پیش لفظ (مولانا سعید احمد اکبر آبادی)	۱۹
مقدمہ	۲۱
مقدمہ برائے اُردو ایڈیشن	۲۷
جزیرۃ العرب کا تاریخی پس منظر	**۳۱**
انسانی تہذیب کا گہوارہ	۳۱
اقوام عرب	۳۴
عرب بائدہ	۳۴
قوم عاد	۳۵
قوم ثمود	۳۶
طسم اور جدیس	۳۷
عرب عاربہ (بنو قحطان)	۳۷
عرب مستعربہ	۳۹
(الف): حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام	۳۹
(ب) بنو اسماعیل	۴۵
(ج) قریش	۴۶
اصحاب مدین	۴۷
شمالی عرب کی مشہور ریاستیں	۴۹
قوم نباط	۴۹
پالمیرا (Palmyra)	۵۰
شام کے غسانی بادشاہ	۵۰
حیرہ کی عرب ریاست	۵۱
جنوبی عرب کی مشہور سلطنتیں	۵۲
سلطنت معین	۵۲
قوم سبا	۵۲
قوم حمیر	۵۴
خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ سے قبل دنیا کی عام سماجی و سیاسی حالت	**۵۷**
(الف) مغربی دنیا	۵۷
رومی تہذیب کا زوال	۵۷
مغرب کا تاریک دور	۵۸
(ب) مشرقی دنیا	۶۰
سلطنت فارس	۶۰
مذہب زرتشت	۶۲
سرزمین ہند اور ہندو مذہب	۶۲
ہندوستان میں ذات پات کی تقسیم	۶۴

maktabaquddusia.com

CamScanner

جزیرۃ العرب کا تاریخی پس منظر

انسانی تہذیب کا گہوارہ:

صرف دین اسلام ہی اللہ کے نزدیک قابل قبول ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾ ❶

اس دین حق کی ابتداء زمین پر سب سے پہلے انسان و پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء و رسل تشریف لائے سبھی نے توحید کے علمبردار اسی دین کی تبلیغ کی اور نسل انسانی کو خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلایا، خواہ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہوں یا ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام ہوں، اسحٰق علیہ السلام، یوسف علیہ السلام ہوں یا موسیٰ علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام ہوں یا عیسیٰ علیہ السلام۔ البتہ مختلف زمانوں میں اس دین حق کی شریعتوں میں تبدیلیاں ہوتی رہیں، یہاں تک کہ جب آخری نبی و رسول ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ پر دین اسلام کی تکمیل ہوئی اور جامع ترین و آخری شریعت جدید اسلوب میں بہ شکل قرآن نازل کی گئی۔

قرآن میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ❷

"میں نے آج کے دن تمھارے دین کو تمھارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور اسلام کو تمھارے دین کی حیثیت سے پسند کیا۔"

مشرق وسطیٰ بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کا مرکز رہا ہے۔ یہ علاقہ بشمول "ہلال خصیب"

---

❶ آل عمران ۳، آیت ۱۹

❷ المائدہ ۵، آیت ۳

(Fertile Crescent) ایران سے لے کر مصر تک کے ممالک پر مشتمل ہے۔ "ہلال خصیب" میں، جس کو مغربی مؤرخین "فرٹائل کریسنٹ (Fertile Crescent) یعنی "زرخیز ہلالی خطہ" سے موسوم کرتے ہیں، عراق، شام، اردن اور فلسطین کے علاقے شامل ہیں۔ یہ علاقے دنیا کے نقشے میں ایک ہلال (Crescent) کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ ان ممالک کے علاوہ مشرق وسطیٰ میں مصر، جزیرۃ العرب، ترکی (بشمول اناطولیہ وایشیائے کوچک) اور فارس (ایران) کے ممالک آتے ہیں۔ مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ سرزمین اگر نوع انسانی کا گہوارہ نہیں تو کم از کم تہذیب انسانی کا گہوارہ ضرور رہی ہے ❶۔ اور عالم کی اولین تہذیبوں کو سمو چکی ہے۔ مشرق وسطیٰ تاریخی اعتبار سے بھی بہت اہم خطہ ہے کیونکہ اس خطۂ ارض نے زمانۂ قدیم کی بعض قوموں کو میدانِ عمل میں جدوجہد کے ایسے اہم مواقع فراہم کیے ہیں جن کے نتیجے میں نوع انسانی کی فلاح وبقا کے سلسلے میں قابل دید اور نمایاں انکشافات رونما ہوئے جو بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے سائنس، آرٹس، فلسفہ وادب کا عظیم سرمایہ بنے۔

مشرق وسطیٰ ہی دنیا کا وہ واحد خطہ ہے جس کی تہذیب کا ریکارڈ انسانی تاریخ میں پانچ ہزار برس سے لے کر اب تک محفوظ ونمایاں ہے۔ اس علاقے میں سمیریوں نے عراق اور بنو حام نے مصر میں شہری تہذیب کی بنیاد رکھی ❷۔ سمیریوں سے مراد ماقبل سامی اقوام ہیں جن کی تہذیبی، ثقافتی اقدار اور مذہبی وسماجی خیالات پوری وادئ دجلہ وفرات پر حاوی تھے۔ اور پھر رفتہ رفتہ پڑوس کے ممالک پر بھی چھا گئے۔ ان کی زبان سامیوں سے مختلف تھی۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بحرِ روم کے پاس بسنے والی اقوام اور آرامیوں کی آمیزش کا نتیجہ تھے۔

جہاں تک بحرِ روم کی اقوام (Mediterraneans) کا تعلق ہے ان کے بارے میں مؤرخین کا خیال ہے کہ یہ نسبتاً چھوٹے قد اور بڑے سر والی اقوام تھیں، جن کا مسکن شمالی افریقہ تھا جہاں پر یہ کوہِ قاف کی سفید نسل کا ایک حصہ سمجھے جاتے تھے اور ان کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے دوسرے لڑکے حام کی اولاد میں سے ہیں۔ شمالی افریقہ سے حام کی نسل کا ایک گروہ جنوبی یورپ گیا جہاں یہ لوگ اسپین، جنوبی فرانس اور اٹلی کے باشندوں کے آباء واجداد بنے ❸۔ نیز

❶ فلپ ہٹی، دی نیئر ایسٹ ان ہسٹری (The Near East In History) نیویارک، ۱۹۶۱ء، ص ۳

❷ فلپ ہٹی، ایضاً، ص ۳۳

❸ فلپ ہٹی، ایضاً، ص ۳۳

CamScanner

مشرقی بحرِ روم کے جزیروں میں آباد ہوئے، خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ برطانیہ اور جرمنی تک پہنچے۔ اسی بحرِ روم کی سفید نسل کا ایک اور گروہ جزیرۃ العرب میں آباد ہوا۔ تاریخی تحقیقات کی رُو سے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ باب المندب (یمن) کے راستے جزیرۃ العرب میں داخل ہوئے تھے جہاں سے یہ لوگ ''ہلالِ خصیب'' (Fertile Crescent) کے ممالک تک پہنچے اور وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ وہاں کے قدیم باشندوں (جو کہ آرامی خیال کیے جاتے ہیں) میں گھل مل گئے، اور ایک نئی نسل سمیریوں (Sumerians) کے آباء واجداد بنے۔

آرامیوں (Armenoids) کو جو الپینی (Alpines) بھی کہلائے جاتے ہیں، آریوں کی عظیم نسل (Great Indo-European Family) کی اولاد سمجھا جاتا ہے۔ آریہ نسل کے لوگ گول سر، بھاری بدن اور معتدل قد والے تھے۔ ان کا وطن وسط ایشیا میں یا مغربی ایشیا میں غالباً وہ وسیع و عریض صحرا تھا جو کہ سلسلہ کوہِ قاف کے شمال میں واقع ہے۔ بعد میں اس نسل کی دو بڑی شاخیں ہوگئیں۔ ان میں سے ایک شاخ مغرب کی طرف گئی اور یورپ کے مشرقی و مرکزی علاقوں کو انھوں نے اپنا مسکن بنایا، اس طرح وہ یونانیوں اور اطالیوں کے ہی نہیں بلکہ کلٹی (Celtic) جرمنی اور غالباً اسکینڈی نیویائی (یعنی ناروے سویڈن اور ڈنمارک کے لوگوں (Scandinavians) کی نسلوں کے بھی آباؤ اجداد بنے۔ یہ تمام نسلیں آرامی یا الپینی سمجھی جاتی ہیں۔ آریوں کی دوسری شاخ جنوبی مشرقی حصے میں بھی گئی اور ایران کی سطح مرتفع پر آباد ہوگئی، اس شاخ سے میڈاس (medas) اور قدیم اہل فارس کی نسلیں نکلیں۔ اس شاخ کا ایک حصہ پہاڑوں کو پار کر کے سندھ اور گنگا کی وادی میں پہنچا جس نے شمالی ہندوستان کی آباد کاری کی۔ ادھر آرامیوں کی ایک جماعت اناطولیہ (Anatolia)، شام اور لبنان کے راستے ہلالِ خصیب میں داخل ہوئی [1]۔ یہاں پر یہ لوگ بحرِ روم کی اقوام یا حام کی نسل کے لوگوں کے ساتھ مل گئے اور سمیریوں کو جنم دیا۔

سامی اقوام حضرت نوح علیہ السلام کے بڑے لڑکے سام ابن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں، جزیرۃ العرب نسل انسانی کی افزائش کے ان بنیادی گہواروں میں سے ایک گہوارہ ہے جو تاریخ کے ہر دور میں سامی اقوام کا وطن رہا ہے۔ پھر یہاں سے شمال کی جانب وہ ''ہلالِ خصیب'' میں داخل ہوئیں [2]۔ سامی نسل سے جو قومیں آس پاس کے علاقوں میں پھیلیں ان میں سے چند

---

1. فلپ ہٹی، (The Near East In History)، ص ۳۳
2. سید سلیمان ندوی، تاریخ ارض القرآن: ۱/۱۰۹ تا ۱۱۳، فلپ ہٹی، حوالہ مذکورہ: ص ۳۳

CamScanner

خاص یہ ہیں؛ بابلی، آشوری، لبنان میں آباد کنعانی یا فینیقی (Phoenicians)، شمالی شام کے عموری (Amorites)، وسط شام کے آرامی اور عبرانی ❶۔ جدید استعمال میں سمیری، حامی، سامی وغیرہ الفاظ میں نسل سے زیادہ لسانی مفہوم مضمر ہے۔ لہٰذا موجودہ دور میں سامی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو سامی زبانوں میں سے کوئی زبان بولتا ہے۔ جو کہ یہ ہیں: عربی، اکادی (Akkadians) یعنی آشوری و بابلی کی آمیزش (Assyro-Babylonian) کنعانی (Canaanite) یعنی عموری و فینیقی (Amoritic and Phoenician) کی آمیزش، آرامی یعنی سریانی کی اصل زبان (Syriac)، عبرانی اور حبشی (Ethiopic)۔ ان تمام زبانوں کی بنیادی خصوصیات میں یگانگت ہے اور ان کا تعلق ایک متحد لسانی خاندان یعنی سامی زبانوں کے خاندان سے ہے۔

اقوام عرب:

جزیرۃ العرب میں جو قومیں آباد تھیں ان کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے ❷۔
(۱) عرب بائدہ (۲) عرب عاربہ (۳) عرب مستعربہ۔ پروفیسر فلپ ہٹی (Philip Hitti) اپنی کتاب (Syria, A Short History) میں لکھتے ہیں:

"عربی زبان خالص سامی خصوصیات کی حامل ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان نے سامی زبان سے نکلی ہوئی دوسری زبانوں کے مقابلے میں اس ام اللسان یعنی سامی سے اپنے گہرے رشتے کو پوری طرح محفوظ رکھا ہے ❸۔"

عرب بائدہ:

وہ اقوام جن کا تعلق عرب بائدہ سے ہے تاریخ عرب کے اس تاریک دور سے وابستہ ہیں جن کی زیادہ تفصیلات جدید تاریخ میں نہیں ملتیں۔ ان کے گمنام قبیلوں میں سے چند مشہور قبیلوں کے نام یہ ہیں: عاد، ثمود اور طسم۔ یہ قبیلے سام ابن نوح کی اولاد میں تیسری یا چوتھی پیڑھی سے تعلق رکھتے ہیں۔

---

❶ سید سلیمان ندوی، حوالہ مذکورہ: ۱۰۹/۱ تا ۱۱۳، فلپ ہٹی History of The Arabs، لندن (۱۹۵۸ء)، ص ۳ تا ۱۳۔
❷ ابن خلدون، التاریخ: ۲۰/۲
❸ فلپ ہٹی Syria; A Short History

قوم عاد:

نسب: عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح ❶۔ یہ قوم عظیم ریگستان احقاف (ملاحظہ ہو، سورۂ احقاف آیت ۲۱) میں رہتی تھی، اور ان کا جزیرۃ العرب کے ان حصوں پر قبضہ تھا جو خلیج عمان سے لے کر حضر موت تک اور یمن سے لے کر بحر احمر کے جنوبی کنارے تک پھیلا ہوا ہے ❷۔ مؤرخین کے بیان کے مطابق ❸۔ شداد جو قوم عاد کا ایک بڑا بادشاہ گزرا ہے وہ عاد بن عوص کا بیٹا تھا۔ اس نے صحرائے عدن میں ایک شاندار شہر کی بنیاد رکھی جس میں اس نے ایک عالیشان محل اور خوبصورت باغیچے بنوا کر آسمانی جنت کی نقالی کی، اس طرح اس نے اپنے اس زعم باطل کو تقویت دینی چاہی جس کے تحت اس نے اپنے کو خدا سمجھ رکھا تھا، اس جنتی شہر کا نام "ارم" (قرآن، والفجر: آیت ۷) رکھا گیا جو قوم عاد کا دارالسلطنت بنا ❹۔ لیکن شداد کو اپنی جنت سے لطف اٹھانے کا موقع بالکل نہیں ملا کیونکہ پہلے ہی دن جونہی وہ اس کی زیارت کے لیے گیا، بطور عذاب اس کی موت واقع ہو گئی۔ علامہ ابن خلدون کے بیان کے مطابق "ارم" کسی شہر کا نام نہیں تھا بلکہ سام کے ایک بڑے لڑکے کا نام ہے ❺۔ قوم عاد کی طرف حضرت ہود علیہ السلام خدائے تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے۔ (قرآن، سورۂ اعراف: آیت ۵۶) قوم نے ان کی نافرمانی کی جس کے نتیجے میں خدا کی جانب سے سخت آندھی کے عذاب سے دوچار ہوگئی اور تباہ کر دی گئی۔ لقمان حکیم جو بعض مؤرخین ❻ کے بیان کے مطابق مشہور فلسفی اور قوم عاد کے بادشاہ تھے اور "سات شاہینوں کے زمانے" میں

---

❶ المسعودی، التاریخ: ۲۵۸/۱، ابن خلدون، التاریخ: ۳۴/۲، سید سلیمان ندوی، تاریخ ارض القرآن: ۱۲۵/۱، محمد رابع ندوی، جغرافیہ جزیرۃ العرب: ۷۸/۱

❷ المسعودی، التاریخ: ۲۵۸/۱

❸ المسعودی، التاریخ، مصر: ۱۳۴۶ھ: ۲۵۹/۱

❹ المسعودی، ایضاً: ۲۵۹/۱

❺ ابن خلدون، التاریخ، بیروت ۱۹۶۶: ۳۶/۲

❻ ابن خلدون، التاریخ: ۳۸/۲، سید سلیمان ندوی، تاریخ ارض القرآن اعظم گڑھ (الہند) ۱۹۵۵ء: ۱۷۷/۱، و ۱۷۸، مولانا محمد حفظ الرحمٰن، قصص القرآن، دہلی ۱۹۶۱ء (۱۳۸۰ھ) ۳۴/۳ تا ۴۰، مزید ملاحظہ فرمائیں: تفسیر ابن کثیر، مغازی ابن اسحٰق اور جغرافیہ جزیرۃ العرب از محمد رابع ندوی۔

CamScanner

رہتے تھے۔ وہ اس تباہی سے دوسرے ۶۰ آدمیوں کے ساتھ بچ گئے۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قبر اب بھی حضرموت (یمن) میں موجود ہے ❶ جو مکلا سے ۹۰ میل کے فاصلے پر ہے۔

قوم عاد کے لوگ اپنے فن تعمیر میں بہت مشہور تھے۔ انھوں نے اپنی راجدھانی میں نہایت ہی بلند اور مضبوط عمارتیں بنا رکھی تھیں (قرآن، سورۃ الشعراء: آیت ۱۲۹، ۱۳۰) یہ لمبے قد کے اور بڑے طاقت ور لوگ تھے۔ ان کا زمانہ غالباً تین ہزار قبل مسیح کا ہے۔

قوم ثمود:

ثمود کے آباء و اجداد:

ثمود کاثر کا لڑکا تھا ❷ (بائبل میں جس کو گیتر کہا گیا ہے)۔ بعض مؤرخین کے نزدیک ثمود عابر کا لڑکا تھا اور عابر، ارم بن سام کے لڑکے تھے ❸۔ مؤرخین کا ایک تیسرا گروہ کہتا ہے کہ ثمود عامر ابن ارم کے لڑکے تھے ❹۔ کاثر، ارم ابن سام ابن نوح علیہ السلام کے لڑکے تھے۔ کچھ مؤرخین کے مطابق ثمود کے قبیلے پہلے وادی القریٰ (جو مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے ❺) میں آباد ہوئے۔ جس کا دارالحکومت ''حجر'' بتایا جاتا ہے جو شام کی سرحد پر ہے ❻۔ یہ لوگ قوم عاد کی تباہی کے بعد طاقت ور بنے۔ (قرآن، سورہ اعراف: آیت ۷۴) قوم عاد کی طرح ان کے بارے میں بھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ لوگ بڑے طاقت ور تھے۔ ان کا سب سے لمبا شخص (بعض مؤرخین کے بیان کے مطابق) سو ہاتھ کا ہوتا اور سب سے چھوٹا ۶۰ ہاتھ کا۔ قرآن کریم کے بیان کے مطابق وہ پہاڑی چٹانوں کے غاروں میں رہتے تھے اور پہاڑوں کو کاٹ کر گھروں میں تبدیل کرتے جو آج بھی باقی ہیں۔ وہ اپنے مندر اور بڑے مکانات مضبوط چٹانوں کو تراش کر بناتے

---

❶ مولانا محمد حفظ الرحمٰن، قصص القرآن: ص ۱۰۱، ۱۰۳، تا ۱۰۷، سید سلیمان ندوی، تاریخ ارض القرآن: ۱/۱۷۵

❷ ابن خلدون، التاریخ: ۲/۴۱

❸ المسعودی، التاریخ: ۱/۲۵۹

❹ محمد حفظ الرحمٰن، قصص القرآن: ۱/۱۰۶

❺ جغرافیہ جزیرۃ العرب از محمد رابع ندوی: ص ۸۲

❻ محمد حفظ الرحمٰن، قصص القرآن: ۱/۱۰۶، محمد رابع ندوی، جغرافیہ جزیرۃ العرب: ص ۸۲

maktabaquran.com
CamScanner

تھے۔ (قرآن، سورۃ الاعراف: آیت ۷۳، الشعراء: آیت ۱۴۹) اہلِ مسلم مؤرخین کی تحقیق میں پیٹرا (Petra) کے کھودے ہوئے شہر کا، جو معن (اردن) کے پاس ہے، تعلق قوم ثمود کے زمانے سے ہے۔ قوم ثمود کی جانب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا جن کو بائبل میں شلح کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ❶۔ (پیدائش۔ باب ۱۱، آیت ۱۶) لیکن قوم نے بھی عاد کی طرح ان کی نافرمانی کی اور بت پرستی پر مصر رہے جس کے نتیجے میں ان کے اوپر خدا کی جانب سے سخت کڑک و گرج کے ساتھ سخت پتھروں کی بارش نازل ہوئی اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔

(قرآن، سورۃ الاعراف: آیت ۸۴، سورہ ہود: آیت ۶۷)

طسم اور جدیس:

یہ دونوں قبائل مکہ اور مدینہ کے درمیان آباد تھے اور سرزمین حجاز نیز جنوب کی جانب یمن تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان کی تاریخ یکسر پردۂ خفا میں ہے۔ البتہ قدیم عربی نظموں میں ان کے نام کا ذکر ملتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ قومیں آپسی اختلاف و دشمنی کی بنا پر برباد ہوئیں ❷ جس کی وجہ یہ تھی کہ قوم طسم کا آدمی دونوں قبیلوں پر حکومت کرتا تھا۔ جدیس کے لوگ قبیلۂ طسم کے اس اقتدار و حاکمیت کو ناپسند کرتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انھوں نے بادشاہ اور اس کے مصاحبین کو ایک دلچسپ پروگرام میں مدعو کیا اور جشن کے وقت اسے قتل کر دیا اور اس کے ساتھ رعایا کی ایک خاصی بڑی تعداد کو بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دیا ❸۔

عربِ عاربہ (بنو قحطان):

کہا جاتا ہے کہ بنو قحطان جزیرۃ العرب کے قدیم ترین باشندوں میں سے ہیں۔

---

❶ Thomas Patrik Hughes, Dictionary of Islam, London, 1885, P.563

❷ محمد ابن جریر الطبری، تاریخ الرسل والملوک، قاہرہ ۱۹۶۰ء: ۶۲۱/۱؛ المسعودی، التاریخ، مصر، ۱۳۴۶ھ: ۲۶۵/۱ تا ۳۱۵، سید سلیمان ندوی، تاریخ ارض القرآن: ج ۱، ۲۔ مزید ملاحظہ ہو جغرافیہ جزیرۃ العرب از محمد رابع ندوی۔

❸ ابن خلدون، التاریخ: ۳۳/۲، سید سلیمان ندوی، تاریخ ارض القرآن: ۲۰۱/۲، محمد ابن جریر الطبری، تاریخ الرسل والملوک: ۶۲۹/۱

عرب مستعربہ:

یہ وہ مخلوط عرب تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحب زادے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور المضض کی بیٹی ❶ کی اولاد میں سے تھے۔ المضض جرہم کی اولاد میں چھٹی نسل میں ہیں۔

(الف): حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر تھا اور بعض مؤرخین کے خیال میں تارخ تھا۔ بائبل میں اس کا نسبی نام تارح بتایا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

ابراہیم بن آزر بن ناخور بن ساروخ بن ارغو بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح ❷۔

یہ بالکل مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور بڑے لڑکے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سرزمین مکہ میں چھوڑ دیا تھا ❸۔ بعض مغربی مؤرخین اس مسلمہ حقیقت کو ماننے سے انکار کرتے ہیں لیکن تمام مسلم مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کی اور سرزمین مکہ میں سکونت پذیر ہوئیں۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے پاس جو پانی تھا ختم ہو گیا اور معجزے کے طور پر ایک چشمہ اس سرزمین میں پھوٹ پڑا جو زمزم کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔ اس قول کی تائید میں ذیل میں بائبل کے چند اقتباسات نقل کرتا ہوں جن سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام اور بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ایک ریگستانی سرزمین میں خدا کے حکم سے لے گئے اور وہیں چھوڑ دیا:

''اور خدا نے ابرہام سے کہا کہ تجھے اس لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث بُرا نہ لگے جو کچھ سارہ تجھ سے کہتی ہے تو اس کی بات مان کیونکہ اضحاک سے تیری نسل کا نام چلے گا

❶ محمد ابن جریر الطبری، تاریخ الرسل والملوک: ۱/۲۱۴

❷ محمد ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، بیروت، ۱۹۶۰ء (۱۳۸۰ھ): ۱/۵۹، محمد ابن جریر الطبری، تاریخ الرسل والملوک: ۱/۲۳۳

❸ المسعودی، التاریخ، مصر، ۱۳۴۶ھ: ۱/۲۶ وغیرہ